بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد بعض احباب الطیاب
نے فرمایش کی کہ متعلق معراج کے موعظہ بیان کیا جاے اور جو شبہات
منکرین معراج کرتے ہین اونکا دفعیہ بیان عام فہم مین کیا جاے پس مختصر
طور سے حال معراج بیان کرتا ہون پہلے یہ سُن لیجئے قاعدہ کلیہ ہی جسپر
مدار کل حکماء وعقلاء کا ہے ادنی سے اعلے تک اگر اوسکے خلاف کوئی کرتا
ہے تو عقلاء کے نزدیک وہ احمق وسفیہ سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کل معاملات
دنیا وآخرت کا مدار وثوق واعتماد پر ہے جب کسی کو کسی معاملہ مین معتمد علیہ
اور معتبر سمجھ لیتے ہین تو اوسکے قول پر اوس معاملہ مین عمل کیا جاتا ہے اور
قول اونکا بصمیم قلب وباعتقاد کامل صحیح ومعتبر مانا جاتا ہے اور مخالف اوسکا

عقلاء کے نزدیک سفیہ سمجھا جاتا ہے مثلاً طبیب و ڈاکٹر کو جب قابل ولایق
ومعتبر سمجھ لیتے ہین تو اوسکا علاج کرتے ہین اب جو کچھ وہ متعلق
علاج وپرہیز کے تجویز کرتا ہے وہ صحیح سمجھا جاتا ہے اسی طرح جب کسی
مقدمہ مین کسی کو وکیل ومختار یا حکم قرار دیتے ہین پہلے اُسکی قابلیت و
لیاقت کو اوسکی اعتبار واعتماد کو جانچ لیتے ہین اب جو کچھ وہ اس مقدمہ مین
کہتا ہے اوسکو صحیح جانتے ہین اگر کوئی اوسکے خلاف کرتا ہے تو عقلاء اُسکو
اچھا نہین کہتے ہین اسی طرح ہر فن اور ہر پیشہ کے پیشوا ومقتداء کا قول بوجہ
اوسکے وثوق واعتماد کے معتبر وصحیح مانا جاتا ہے یہ بدیہی ہے ہر شخص جانتا
ہے یہی حالت ہے معراج کی وہ فروع نبوت سے ہے جب نبوت دلائل
عقلی قطعی سے ثابت ہو گئی اور نبی کو ہمنے سچا نبی مان لیا تو اب جو کچھ وہ کہیگا
اوسکا صحیح ومعتبر جاننا ہمکو لازم وواجب ہے ورنہ عقلاء کے نزدیک ہم قابل
مذمت ہونگے اور نبوت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اونکا نبی
برحق ہونا اونکا صادق القول ہونا بدلائل عقلیہ قطعیہ ثابت ہے اور موعظہ
ازالۃ الشبہات مین ہم اوسکو بخوبی طور سے ثابت کر چکے ہین جسکے دیکھنے
سے کوئی عاقل منصف اونکے نبی برحق صادق القول ہونے مین شک
نکریگا یون تعصب وعناد کی اور بات ہے پس جب نبوت اُنکی ثابت ہو گی

صحیح و معتبر ہوگا اور منکر اوسکا معاند و مکابر کہلائیگا اور جو شبہات منکرین معراج
کرتے ہین وہ محض توہم و خیالات پر ہین کوئی دلیل اوسکی محال غیر ممکن ہونے
پر قایم نہین کرتے چند شبہات جو مجھے معلوم ہوئے ہین اونکو مین بیان
کرتا ہون پہلا شبہہ یہ ہے کہ خرق و التیام فلک مین محال ہے یعنے نہین
ہوسکتا کہ فلک شق ہو اور ملجاوے اس صورت مین معراج کیونکر ہوسکتی ہی
یہ شبہہ فلاسفہ قدیم کا ہے اسکے جوابات ہمارے علما نے بخوبی دیے ہین وہ
مضامین علمی پر مشتمل ہین عام فہم نہین ہین مین یہ کہتا ہون کہ فلک کو تم دیکھ نہین آئے
ہو جو دلائل تم قایم کرتے ہو خرق و التیام کے محال ہونے پر وہ سب تمنے اپنی قیاس
و ظن سے حاصل کیے ہین یقینی نہین ہین ورنہ کوئی اوسکے خلاف نہ کہتا حالانکہ ہم دیکھتے
ہین کہ ایک حکیم دوسری حکیم کی تحقیق کو نہین مانتا دیکھیے حکیم بطلیموس کی تحقیق کچھ تھی اور
حکیم فیثاغورس کی تحقیق بالکل خلاف اوسکے ہوئی اس صورت مین آپکا قول کہ فلک مین
خرق و التیام نہین کیونکر یقینی ہوسکتا ہی علاوہ اسکے حکماء یورپ و امریکا کی تحقیقات کو
دیکھئے جنپر فی زماننا بہت ناز کرتے ہین وہ آپکی غلطی دکھائی دیتی ہین وہ کہتے ہین کرہ آفتاب
و ماہتاب مین مثل کرہ زمین کے مخلوقات آباد ہین چنانچہ ہرشل صاحب و رگیلیو صاحب
منجم نے ایک دوربین بنائی ہے اوس سے وہ اُن مخلوقات کو دیکھتے ہین لیس جب
مخلوقات وہان ہوئی تو خرق و التیام بھی وہان ضرور ہوگا مشاہدہ کے مقابلہ مین
آپکی دلائل قیاسی و ظنی قابل اعتبار نہین ہوسکتی اسی طرح ہمارا مخبر صادق القول

جسکے قول پر وثوق واعتماد بقاعدہ کلیہ مذکورہ عقلا لازم وواجب ہی وہ تومشاہدہ
کا دعوے کرتا ہے اور آپ اپنی قیاسات وظنیات سے انکار کرتے ہین یہ انکار عقلا
کب قابل اعتبار ہو سکتا ہی بس ثابت ہوا کہ خرق والتیام فلک مین محال نہین ہے
پس معراج بھی محال نہو گی اور اگر فرض کرین کہ دلایل فلاسفہ قدیم کے صحیح ہین تو جتنی
دلایل اونکی ہین اونسے محال ہونا خرق والتیام فلک الافلاک کا جو محیط تمام افلاک
ماتحت کا ہی ثابت ہوتا ہے اور باقی افلاک جو اسکے تحت مین ہین انکی خرق والتیام کا
استحالہ ثابت نہین اور معراج سے فلک الافلاک کا خرق والتیام بھی نہین لازم آتا
اب بھی معراج محال نہوئی دوسرا شبہہ یہ ہے کہ زمین سے آسمان تک لاکھون میل
کی مسافت ہے شب بھر مین کیونکر طے ہو سکتی ہی ایسی سرعت وتیز رفتاری خلاف
عقل ہے جواب اسکا یہ ہی کہ حکما رنے علم ہندسے مین ثابت کیاہے جسکا خلاصہ یہ ہی
کہ جتنی مسافت زمین سے آسمان تک ہے اُس سے تگنی مسافت بلکہ زیادہ نصف
دورہ فلک اعظم کے ہی اور شب بھر مین فلک اعظم قریب نصف دورہ کے طے
کرتا ہے پس جب تگنی مسافت ایک شب مین فلک اعظم اتنا بڑا جسم ثقیل طی کرسکتا ہی
تو اسکی ثلث مسافت یعنی تہائی حصہ جسم خفیف رسول اللہ نے اگر شب بھر مین طے
کیا تو یہ خلاف عقل ہو گا ہرگز نہین بلکہ یہ تو بطریق اولی واقع ہو گا اسی طرح اور بھی
نظائر ہین اس سے زیادہ سرعت کے مثلاً افتاب ایک سو چھیاسٹ درجہ بلکہ زیادہ

یہ طلوع حرکت زمین سے ہو جیسا کہ حکماء یورپ کا قول ہے اور خواہ حرکت آفتاب
سے جیسا کہ فلاسفہ قدیم کہتے ہین بہر حال ہمارا مطلب ثابت ہے کہ اتنے بڑے
اکرہ مین تو ایسی سرعت واقع ہوتی ہے اور جسم خفیف صغیر رسول اللہ مین محال
ہوگئی یہ کونسی عقل ہی بجز ہٹ دہرمی و تعصب کے اور اس سے زیادہ سنئے انشاءاللہ
محظوظ ہوجیئے گا حال کے فلاسفہ یورپ و امریکہ کی یہ تحقیق ہے کہ نور کی رفتار اسقدر
سریع ہے کہ ایک سکنڈ یعنی ایک پل مین ایک لاکھ بیانوے ہزار میل جاتا ہے یہ
سرعت حرکت تو معراج کی سرعت حرکت سے کہین زیادہ ہی جب ایسی سرعت
خلاف عقل ہنین تو معراج کی سرعت بطریق اولی خلاف نہ ہوگی اب ہم خطاب اہل
اسلام سے کرتے ہین نہ فریق مخالف سے کہ اے برادران ایمانی ہمارے
اعتقاد مین بموجب ارشاد جناب باری کے رسالتمآب بھی نور تھے وہی نور جامہ
بشریت مین تھا یہی وجہ ہے کہ اوسکا سایہ نہ تھا پس اگر ایک شب مین اونھون نے
تمام آسمانون اور زمین کے سیر کی تو نور کی سرعت سے انکی سرعت زیادہ نہ ہوئی
اسی بیان سے ایک وجہ لطیف و نفیس شب کو معراج ہونیکی بھی نکل آئی مگر پہلے
ایک مختصر سی تمہید سن لیجئے ہر شئے کی عمدگی اوسکی ضد کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی

الاشیاء تعرف باضدادہا روشنی کا لطف روشنی کی عمدگی تاریکی مین خوب معلوم
ہوتی ہے کیسی ہی کوئی صاف و شفاف روشنی ہو بجلی کی روشنی سے بڑھکر کوئی روشنی
ہنین ہے اسکی بھی عمدگی اوسکا بھی لطف شب ہی کو خوب معلوم ہوتا ہی اور چونکہ

شب غائب رکھنا غائب ہمارے اعتقاد مین نور تھے اور خدا کو

منظور ہوا کہ ملاء اعلی پر اوس نور کے عمدگی و لطافت ظاہر کرے اسوجہ سے

شب کو طلب کیا اللھم صل علی محمد و آلِ محمد تیسرا شبہہ یہ ہی کہ جسم کا مقتضی طبیعت یہ ہے کہ وہ تحت اور پستی کی جانب مائل ہوتا ہے تو وہ زمین سے عرش تک کیونکر صعود کر سکتا ہے جواب اسکا یہ ہی کہ ہان بالطبع جسم کا میلان تحت کیجانب ہوتا ہی لگر بلندی پر بقسر کسی وجہ سے صعود کرتا ہو دیکھئے غبارون کو اور اون لوگون کو جو غبارون پر اڑ جاتے ہین اور دیکھئے اون جہازون کو جو اہل یورپ نے بنائے ہین اور وہ سمندر سے کئی سو فٹ بلند چلتے ہین جب مخلوقات مین اتنی قدرت ہے کہ اتنی بڑی بڑی اجسام ثقیلہ کو اسقدر بلندی پر لیجاتے ہین تو خالق عالم جسکی قدرت بدرجہا ہماری قدرت سے زیادہ ہی اور منکرین معراج بھی غالبًا اسکو تسلیم کرتے ہین وہ جسم خفیف کو اپنی حبیب کے بلندی پر نہین لیجا سکتا یہ کیا خلاف عقل ہے اور یہود و نصاری کے مقابلہ مین ہم یہ بھی جواب دینگے کہ جسطرح حضرت ادریس بھی آسمان پر گئے اور حضرت عیسے آسمان پر گئے اوسیطرح ہمارے نبی بھی آسمان پر گئے علاوہ اسکے جسطرح جسم ثقیل کا صعود آسمان پر تم بعید جانتے ہو اسی طرح روحانیات خفیفہ کا نزول بھی آسمان سے زمین پر بعید ہو گا پس جسطرح جبرئیل وغیرہ فرشتہ جو خفیف روحانیات سے ہین تمھارے انبیاء کے پاس نازل ہوئے اسی طرح ہمارے نبی نے بھی آسمان پر صعود کیا اور یہی بڑا تعجب تو یہ ہی

کہ ابلیس کا ایک لمحہ مین تمام عالم مین پہونچنا اور وسوسہ کرنا اسکا تو انکار نہین کرتے
اور نبی کا آسمان پر جانے مین انکار فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر سبب انکار کا
استبعاد و تعجب ہے تو ہر مذہب و ملت مین تعجب خیز امور ہوتے ہین اُنسے اُس
مذہب والے انکار نہین کرتے بلکہ یہود و نصاری کو چاہیے کہ کل معجزات انبیاء سے
انکار کرین کیا حضرت موسیٰ کا اپنی چھوٹے سے عصا کا پھینکدینا اور اوسکا اتنا بڑا
اژدہا بنجانا کہ ستر ہزار رسیان اور عصائین جنکو جادوگرون نے سانپ بنادیا تھا
سب کو نگل گیا اور پھر حضرت موسیٰ کے ہاتھ مین آکر وہی چھوٹا سا عصا تھا یا
حضرت عیسے کا مُردون کو زندہ کردینا یہ سب امور مستبعد اور تعجب خیز نہین
ہین جب مجرد استبعاد ہی پر بنا ہے تو ان معجزات سے بھی انکار کرو جب انسے
انکار نہین ہے تو معراج سے انکار کی کیا وجہ ہے بجز تعصب و عناد کے پس
الحمد للہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ معراج محال نہین ہے ممکن ہے اوسکے وقوع کی خبر
حقتعالے قرآن مجید مین دیتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنی پاک و پاکیزہ
ہے وہ پروردگار جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو بوقت شب مسجد حرام سے مسجد
اقصی تک وہ مسجد اقصے جسکی گرد و نواح مین برکت دی ہمنے تاکہ دکھادین ہم
اوس بندہ کو اپنی آیات عظمت و جلالت کو ضرور خدا اپنے بندون کے کلام کو
سنتا ہے اور اونکے کاروبار کو دیکھتا ہے باتفاق مفسرین شیعہ و سنی یہ آیہ

معراج کے بارے مین نازل ہوا ہے مراد مسجد حرام سے مکہ معظمہ ہے اور مسجد اقصی سے مراد بیت المعمور ہے جو آسمان چہارم پر ہے اور احادیث بھی معراج کے بارے مین بکثرت وارد ہوئی ہین بلکہ متواترات سے ہین اور خبر متواتر عقلاء کے نزدیک مفید یقین ہے پس معراج کا واقع ہونا بھی یقینی ہوگا اور بھی یہ کونسا انصاف ہے کہ آپکے حکماء و عقلاء و مورخین جو کچھ لکھین وہ تو یقینی قرار دیا جاوے اور ہمارے حکماء عقلاء و مورخین جو لکھین وہ قابل اعتبار نہو اور طرفہ یہ ہے کہ آپکے حکماء عقلاء کے اقوال سب اتفاقی نہین ہین بلکہ باہم اختلاف کرتے ہین مثلاً یہی مسئلہ خرق والتیام اسی مین باہم اختلاف ہے جیسا کہ آپنے سُنا پس احتمال غلطی کا اون مین ضرور ہے اور ہمارے حکماء و عقلاء جو کچھ بیان کرتے ہین وہ سب باہم اپنے بیان مین متفق ہین کسی طرح اوسمین اختلاف نہین کرتے باوجود اسکے ایسے حکیم کامل العقل صادق القول کا مقولہ بیان کرتے ہین جسکی کسی بیان کے کبھی غلطی ثابت نہین ہوئی اور بموجب قاعدہ کلیہ مذکورہ کے اسکا قول واجب العمل بھی ہے باوجود ان سب امرون کے آپکے حکماء کا قول تو صحیح ہو اور ہمارے حکماء کا قول صحیح نہ ہو اور غیر معتبر سمجھا جاوے آپ ہی انصاف سے تعصب کو چھوڑکر غور کرین اسکو کوئی عاقل بھی قبول کریگا ہرگز نہین الحمد للہ والمنہ اس بیان سے میرے بخوبی ثابت ہوگیا کہ معراج حضرت کو جسمانی ہوئی حالت بیداری مین نہ روحانی حالت خواب مین کیونکہ معراج سے بظاہر غرض یہی معلوم ہوتی ہین

خدا کو منظور یہ ہوا کہ حضرت کا قرب درگاہ باری سے حضرت کی قدرت و منزلت
حضرت کی عظمت و جلالت حضرت کی شان و شوکت جو خدا کی درگاہ مین ہے وہ ظاہر
ہو جاوے اور یہ غرض بجز معراج جسمانی کی روحانی مین حاصل نہین ہو سکتی
اسواسطے کہ روحانی معراج یعنی روح کا خواب مین آسمان پر جانا اسمین کوئی
خاص فضیلت نہین ہو اکثر بندگان خدا خواب دیکھا کرتے ہین کہ ہم آسمان پر
گئے تو حضرت نے بھی اگر ایسا خواب دیکھا تو انکو کیا فوقیت حاصل ہوگی اور یہی حضرت
کو خدا نے افضل انبیاء مرسلین گردانا تھا ادریس نبی کو آسمان پر مع جسم کے بلایا
عیسے کو مع جسم کے بلایا اگر حضرت کو مع جسم کے نہ بلاتا تو انکی فضیلت اس امر
مین انبیاء ماسلف پر کیونکر ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے اپنی کلام مجید مین
معراج جسمانی کی جانب اشارہ فرمایا ہے اسری بعبدہ کہا ہو اسری بروحہ
نہین کہا لفظ عبد کا اطلاق شخص مجسم پر ہوتا ہے روح کو عبد نہین کہتے اگر معراج
روحانی ہوتی تو اسری بروحہ کہنے مین خدا کو کوئی مانع تھا یہی وجہ ہی کہ معراج
جسمانی کا ہونا حالت بیداری مین ضروریات دین اسلام سے ہی منکر اُسکا خارج
از دین اسلام اور کافر ہی اب اگرچہ احادیث بھی تائید مین بیانات مذکورہ کے بیان
کیجاوین تو غیر مناسب نہوگا ابن بابویہ حضرت صادق ؑ سے روایت کرتی ہین
کہ فرمایا حضرت نے ہماری شیعون سے نہین ہی جو چار چیزون سے ایک کا
بھی انکار کرے معراج و سوال قبر و بہشت و دوزخ اور شفاعت کا اور

امام رضا ؑ سے منقول ہی جو کہ ایمان معراج کا نہ لاوی اُسنے جھٹلایا رسولخداؐ کو اور اصل

انکار معراج کا کفار سی ہی سرگروہ منکرین ابوجہل ملعون تھا ابن عباس سی منقول ہی کہ جناب

رسالتمآبؐ صبح شب معراج کو اس فکر مین مشوش بیٹھی تھی کہ کوئی یقین نہ کریگا کہ ایک شب مین

ساتون آسمان اوربہشت و دوزخ کی مین سیر کر آیا ہون کہ اس اثنا مین ابوجہل ملعون آیا

اور حضرت سی بطریق استہزا کہنی لگا کہ اگر کوئی امر تازہ خدا کی طرف سی آپکے واسطی ہوا ہو تو بیان

کیجیے اپنے فرمایا مجھو شب کو بیت المقدس لیگئی پھر حضرت نے بموجب خواست ابوجہل اپنی قوم

بنی کعب سی بھی یہی بیان کیا اُن سب نے حضرت کی تکذیب کی ابوجہل نے کہا ای محمدؐ اگر تم سچ ہو

ہو تو نشان و علامات اُسکے بیان کرو اور بنا بر روایت صدوق علیہ الرحمہ کی جب حضرت نے

قریش سے بیان کیا تو ابوجہل بولا لو اب فرصت و موقع تمھارے ہاتھ آیا پوچھو تو کئی ستون

اور کتنی قندیلین بیت المقدس مین ہین پس قریش کہنے لگے ای محمدؐ یہان وہ لوگ بھی

موجود ہین جو بیت المقدس کو دیکھ آئے ہین تبلاؤ تو کئی ستون اور کتنی قندیلین اور

محراب وس مین ہین بنا بر روایت ابن عباس جناب رسالتمآبؐ فرماتے ہین کہ مین سب

نشان راہ بیت المقدس کی بیان کرتا تھا اور قریب تھا کہ بعض علامات بیان کرنے مین

مجھے اشتباہ ہو کہ یکایک حقتعالیٰ نے صورت بیت المقدس کی میرے سامنے کر دی

مین اسکو دیکھتا جاتا تھا اور اون لوگون سے بیان کرتا تھا وہ آپسمین کہتے تھے کہ سب

علامتین درست ہین پھر کہنے لگے آپکو کچھ خبر ہماری قافلہ کی جو بجانب شام گیا ہی معلوم

ہی حضرت نے فرمایا ہان مین نے اونکو مقام روحا مین چھوڑا ہی وہ ایک اونٹ کی

کی تلاش مین پھرتے تھے جو گم ہو گیا تھا اور مین پیاسا تھا مین نے اُسکے پانی لیکر پیا اور فلان
فلان شخص اونٹ پر سوار تھے وہ اونٹ مجھے دیکھکر بھڑکا اور فلان شخص اُسپر سے گرا اور اُسکا ہاتھ ٹوٹ گیا
ابوجہل اور اُسکی قوم نے کہا کہ یہ بھی ایک علامت ہے حضرت نے فرمایا زیادہ تصدیق میری اس بیان سے
ہوگی کہ وہ قافلہ قریب طلوع آفتاب کے یہان پہونچیگا اور ایک اونٹ خاکستری رنگ آگے ہوگا
پس ابوجہل وغیرہ دوسرے روز قبل طلوع آفتاب کے جمع ہوئے اور مقام عقبہ کیجانب نظر کر رہے تھے کہ ایک
نے اونمین سے کہا واللہ آفتاب طلوع ہوا دوسرے نے ساتھ ہی اوسکے پکار کر کہا واللہ قافلہ بھی نمودار ہوا
اور اونٹ خاکستری رنگ کا آگے ہے اور بنابر روایت صدوق علیہ الرحمہ جو کچھ حضرت نے بیان کیا تھا ان سب
باتونکے تصدیق اہل قافلہ نے کی پس اُن کفار نے باوجود ان دلایل واضحہ کے کہا کہ ہمنے ایسا جادو کبھی نہین
دیکھا اس شقاوت کا کیا علاج ہے حق کو دیکھتے ہین اور انکار کرتے ہین خدا قرآن مین فرماتا ہے فانہا لا
تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور یعنی انکی آنکھین اندھی نہین ہین معجزات و آیات حقیقت کے
دیکھتی ہے مگر دل انکے جو انکے سینون مین ہے وہ اندھے ہو گئے ہے جان بوجھکر حق پوشی کرتے ہین وجحدوا بہا واستیقنتہا
انفسہم یعنی جن امور کا انکو یقین ہو گیا ہے اُسکا وہ انکار کرتے ہین تعصب و عناد سے پس آب ایک روایت اور سنئے اسی پر
ختم ہے جابر انصاری روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جب مین آسمان ہفتم پر پہونچا تو ہر دروازہ
آسمان پر اور ہر حجاب پر حجابہای نور سے اور عرش کے ہر رکن پر لکھا دیکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
علی ابن ابیطالب امیر المومنین شاعر کہتا ہے مدح امیر المومنین مین ؎
پس از نام نبی نامش رقم بر عرش شد آنم ہ کہ در کتم عدم بودہ نشان آدم و حوا نہ تنہا
نام او ثبت است بر دروازہ جنت ہ کہ مرقوم است بر ہر شاخ و برگ سدرہ و طوبی اللہم صل علی محمد و آل محمد۔